© rasailojaraid.com

(بقیہ اشارات صفحہ ۱۵)

جلسۂ عام میں حفاظت کے انتظامات ڈاکوؤں نے سنبھال رکھے تھے۔ کئی ڈاکو اسٹیج کے نزدیک موجود تھے۔ (تکبیر۔ ۱۹ جنوری۔ ص ۲۸، ۲۹)۔

لادینیت ہی کا لازمہ ہے کہ معاشرے میں مخالفِ شریعت ماحول بنانے کے لیے منکرات و فواحش کا زور پیدا کیا جائے۔

کچھ پہلے آرٹسٹوں کی ایک ملک گیر تنظیم اور بیورو آف آرٹس، کلچر و انسانی امور کے چیئرمین مجسمہ ساز مصور طاہر تلازہ نے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کا ڈیڑھ سو فٹ بلند مجسمہ تیار کرنے کا منصوبہ بنایا۔ مجسمہ ساز اور پیپلز پارٹی کے انفارمیشن سیل کے کنوینر علیم شاہ بخاری کے درمیان کنٹریکٹ طے پا گیا ہے۔ (تکبیر۔ ۱۲ جنوری ۱۹۸۹ء ص ۵۰)

مسلم سوسائٹی صدیوں سے بہ حیثیت مجموعی بت گری اور بت پرستی سے نفور رہی ہے۔ خصوصاً برصغیر میں تو اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس اشتغلے کا پہلا مطلب تو یہ ہے کہ بھٹو کی شخصیت کو لوگوں کے ذہنوں میں کیل کی طرح ٹھونکنا ہے۔ دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ بھارت کی صنم پرستانہ ثقافت کے اثرات کام کر رہے ہوں۔

ایک مجہول سی، بلکہ برائے نام تردیدی آواز بھٹو خاندان کے کسی نامعلوم فرد کی طرف سے آئی کہ وزیراعظم کا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔ لیکن نہ تو متذکرہ آرٹسٹوں کی تنظیم اور بیورو نے اس کی تردید کی اور نہ پیپلز پارٹی کے انفارمیشن سیل کے کنوینر نے!

سالِ نو کا جشن مناتے ہوئے لاہور کی فیشن ایبل بستیوں اور فائیو سٹار ہوٹلوں میں گذشتہ سال سے بڑھ کر شرمناک ہنگامے عیش و طرب ہوتے۔ گلبرگ کے ہپی نیوائر کی اخلاق باختگی کا سلسلہ ۲ بجے کے بعد شروع ہوا۔ سڑکوں پر شراب پئے ہوئے بے فکر چھوکروں نے غل غپاڑہ مچایا۔ اسٹیڈیم سے باہر ایک فلمی اداکارہ کی کار کو گھیر لیا گیا، اُسے تنگ کیا گیا اور پھر ۱۲ آدمیوں نے کار کو اونچا اٹھا کر زمین پر پٹخ دی۔ لبرٹی چوک میں بعض شرابی جوڑے رات شدید سردی میں نیم برہنہ ہو کر ڈانس کرنے لگے۔ نیو کیمپس پل پر بھی چند نوجوان جوڑے بدمستی اور سرمستی کے عالم میں سالِ نو کا خیر مقدم کرتے دیکھے گئے۔ بازارِ گناہ میں ایک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالکونی پر پیپلز پارٹی کے جھنڈے کے سائے میں تین نیم عریاں میک اپ سے پُر لڑکیاں سال نو کے خیر مقدم کے لوازمات کی منتظر تھیں۔ اداکار مصطفےٰ قریشی کے گھر اداکاروں اور اداکاراؤں اور رقاصوں نے کیک کاٹے۔ پیپلز کلچرل ونگ کے زیر اہتمام الحمرا میں ایک تقریب میں رانا شوکت محمود اور فخر زماں وغیرہ نے فلم سٹار دیبا اور بشریٰ انصاری وغیرہ کے ساتھ "سوہنی دھرتی والا" بھٹو کا پسندیدہ ترانہ گایا۔ (تکبیر ۱۹ جنوری ص ۲۷، ۲۸)۔

فیشن ایبل گھرانوں کے ۱۵ لڑکے لڑکیوں کو راول ڈیم کے نزدیک جنگل میں منگل منانے اور شراب کے نشے میں مدہوش ہو کر انگلش دھنوں پر بریک ڈانس کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا (بعد میں ان کے بڑے گھرانوں کے اثر و رسوخ کے زیر اثر چھوڑ دیا گیا) (جنگ ۳ جنوری ۸۹ء ص ۸۔ کالم ۷، ۸)۔

پروفیسر عبدالغفور صاحب کے بیان کے مطابق کراچی میں ۵ مقامات پر شرمناک طریق سے جشن منانے والے ہجوم دیکھے گئے۔

ضلع مظفر گڑھ کے ایک قصبہ چوک سرور شہید میں ——— پی پی پی کے رانا محمد اشرف دیگر پارٹی ورکروں کے ساتھ شراب کے نشے میں دھت ہو کر طالبات کے پرائمری اسکول میں گھس گئے اور استانیوں کے ساتھ ناشائستہ رویہ اختیار کیا۔ ڈیوٹی پر موجود خاتون اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر کے کپڑے پھاڑے۔ پھر جب عوام مظاہرے کے لیے نکلے تو پیپلز پارٹی کے مسلح کارکنوں نے حملہ کر کے آٹھ آدمیوں کو زخمی کر دیا۔ مظاہرین پر ابلتا ہوا گھی اور شیرہ پھینکا گیا۔ پھر آتش زنی بھی ہوئی۔ پولیس نے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا بھی استعمال کیا۔ آگے پھر پولیس یا قانون کیا کر رہا ہے۔ یہ سامنے آجائے گا۔

سینما ہالوں کے باہر بڑے بورڈوں پر ناپسندیدہ پوٹریٹ نمودار ہو گئے ہیں۔

آئندہ پورے پورے تھانے عورتوں پر مشتمل بنائے جائیں گے۔

جمعہ ۲۳ دسمبر کی صبح کو (اشتہاری پوسٹر کے مطابق) نیشنل گارڈ روڈ ریس کا انتظام کیا گیا جو مزار قائد اعظمؒ سے شروع ہو کر وہیں ختم ہونے والی تھی۔

خالد محمود شوق کا مراسلہ بتاتا ہے کہ فیصل آباد کے مختلف سینماؤں میں وزیر اعظم کے حلف اٹھاتے ہی عریاں اور فحش فلموں کے "ٹوٹے" دکھانے کا کام ایک منظم انداز سے شروع ہو گیا۔ (چٹان۔ جلد ۴۱۔ شمارہ ۵۔ ۴۵، ۷۰، ۴م۔ ص ۳۵)۔

© rasailojaraid.com